رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

غلام احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۲۰	مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۶ء	یوم چہارشنبہ	مورخہ ۲ رمضان ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے ::

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر کیا درد ہے۔ اور طبیعت اچھی نہیں۔ احباب دردِ دل سے بارگاہ رب العزت میں حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ::

ماہ رمضان المبارک کا چاند آج ہوا۔ اور پہلا روزہ ۱۷۔ نومبر کو رکھا گیا ::

۱۴۔ ۱۵۔ نومبر کی درمیانی شب ماسٹر فضل داد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ

"رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اس لئے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں۔ کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔"

روزوں سے تجلی قلب ہوتی ہے

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینے کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ تجلی قلب کرتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ بیشک روزہ کا اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں!!"

تقریر کا وہ حصہ جو ہماری موجودگی میں بیان ہوا۔ ہرگز شائستہ التفات اور مستحق جواب نہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب نے کوئی ایسی بات پیش نہیں کی۔ جو قابل جواب ہو۔ انہوں نے محض عامیانہ انداز میں کہا۔ خدا اس ماں کی طرح ہے۔ جس کا ایک آخری بچہ ہو اور وہ اس "چھوٹے بچہ" کے لئے بڑے بھائیوں سے کچھ نہ کچھ بچا کر سنبھال کر رکھتی رہی ہو۔ اور پھر چپکے سے علیحدگی میں اس کی جھولی میں تمام اندوختہ انڈیل دے اور کسی کو خبر نہ ہو اور دوسرے بچوں کو خالی ہاتھ دکھا کر کہہ دے کہ دیکھ لو اس میں کچھ نہیں گویا مولوی صاحب کو بتانا یہ تھا کہ اب خدا تعالیٰ کے خزانہ میں کچھ نہیں۔ نعمت کا کوئی حصہ باقی نہیں۔ اسی لئے اب نبی کے آنے سے بدہضمی کا امکان ہے۔

اس پر جونہی ایک دوست نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے عقیدہ کا ذکر کیا مولوی صاحب کو پریشانی سی لاحق ہوگئی اور آپ نے کہا۔ یہ بات لمبی ہے۔ بہرحال حضرت مسیح ؑ تو پنشن پا چکے ہیں۔ پنشنر ہو کر آنے میں کیا حرج ہے گویا پنشنر کی بدہضمی منظور ہے۔ اس پر لوگ ہنس رہے تھے اور شاہ صاحب کے حلقہ نشین حیران نظر آتے تھے۔

غرض نفس تقریر اسی قسم کی باتوں یا بعض اشعار کا پراگندہ مجموعہ تھی۔ جس پر ہمارے سکولوں کے بچے بھی ہنستے تھے بلا شبہ مولوی عطاء اللہ نے ہماری موجودگی میں کوئی اشتعال انگیز کلمات نہ کہے۔ اور یہ لفظی بات تھی کہ ہم لوگ جو ان کی منادی پر گئے تھے۔ ہم قادیان کی مقدس سرزمین میں ان کے منہ سے بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے مقدس خلفاء اور آپ کے خاندان کے خلاف کوئی برا کلمہ سننے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے ہمارے پہنچتے ہی ان کو ایک خاص جہت سے ایک رقعہ دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مولوی عطاء اللہ بڑے مہذب اور ناصح لیکچرار کی صورت میں نمایاں ہوتے اور ان کا طرز بیان بہت لچکدار ہو گیا۔ ہمارے رپورٹرز جنہوں نے ان کا پہلا حصہ بھی سنا تھا اور بعد کی تقریر بھی سنی۔ ان کو اس پر بہت تعجب ہوا۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کی اس تقریر کی تہ میں بعض باتیں مخفی ہیں اور اس جگہ قادیان کی مقامی پولیس کا رویہ خاص طور پر قابل توجہ ہے اسی کے خلاف یہ جلسہ ہو رہا ہے بخاری صاحب کا شائع شدہ پروگرام تھا کے خلاف مجسٹریٹی سے قادیان آجانا یقیناً مقامی پولیس کے علم میں تھا کیونکہ ناممکن ہے کہ پولیس اس قسم کے حالات سے ناواقف ہو مولوی عطاء اللہ صاحب کی معیت میں انکے ساتھی اور والنٹیرز قادیان کی گلیوں۔ خاص طور پر احمدی آبادی میں سے نہایت اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہوئے گزرتے ہیں۔ وہ قادیان کی مقدس بستی میں جماعت احمدیہ کے پاکیزہ مرکز میں احمدیوں کے گھروں کے سامنے "مرزائیت مردہ باد" "اسلام کا بول بالا اور مرزائیوں کا منہ کالا" کے ناپاک ترین نعرے لگاتے ہیں۔ مگر پولیس ان کو نہیں روکتی۔ کیوں؟ کیا پولیس کا یہ طریق عمل نہیں بتلاتا کہ وہ یہ چاہتی تھی۔ کہ احمدی اشتعال میں آکر لڑ پڑیں اور فساد ہو جائے؟ اور وہ اپنی غلط اور جھوٹی رپورٹوں کو سچا ثابت کرنے کے لئے کہے کہ دیکھو احمدیوں نے فساد کیا۔ احمدی ظالم ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ قادیان کی پولیس جان بوجھ کر یہ حالات پیدا کر رہی ہے۔ حالانکہ امن کی حفاظت کے لئے معقول طریق کے ذریعہ ایسے حالات کو پیدا ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ یہ کوتاہی یہ سہل انگاری اس قابل ہے کہ ہم افسران بالا کو اس طرف توجہ دلائیں۔ مولوی عطاء اللہ نے پولیس کے ایک آدمی سے کہا۔ آپ کیوں یہاں تشریف لاتے۔ اس نے فوراً عرض کیا۔ آپ کی حفاظت اور آپ کی خدمت کے لئے۔ گویا مقامی پولیس یہ چاہتی ہے کہ مولوی عطاء اللہ صاحب جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز میں اشتعال انگیز نعرے لگوائیں۔ لوگوں کو فساد برپا کرنے کے لئے اکسائیں۔ اور مقامی پولیس کا فرض ہے۔ کہ ان کی حفاظت کرے بجائے انکے اشتعال انگیز نعرے لگانے سے روکنے کا انتظام کرنا تو پولیس قادیان کا کام نہیں ہاں مولوی عطاء اللہ صاحب کی حفاظت کرنا اس کا فرض اولین ہے۔

ابھی جناب صدر نے فرمایا ہے کہ پولیس نے قیام امن کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کا کیا یہ کارنامہ قیام امن کی بہترین کوشش نہ ہوگی۔ کہ وہ افسران بالا کو یوں تار دیدیں کہ قادیان میں عطاء اللہ صاحب آئے۔ احمدی یا نیشنل لیگ کے ممبر ان پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں سخت فساد کا اندیشہ ہے اور جب دیکھا کہ فساد نہیں ہو رہا۔ کیونکہ احمدی جماعت کو پابندیوں نے جکڑ رکھا ہے۔ اور انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا یہ حکم ہے۔ کہ تم قانون کے پابند رہو۔ کسی جگہ بھی فساد کی صورت پیدا نہ ہونے دو۔ خصوصاً قادیان میں جو ہمارا مذہبی مقدس مرکز ہے فساد سے اجتناب کی خاص کوشش کرو۔ چنانچہ آج بھی مولوی عطاء اللہ صاحب کی تقریر میں جانے والوں سے نظارت امور عامہ نے تحریری عہد لیا کہ کسی رنگ میں فتنہ نہ ہونے دیا جائے اور معمولی جھگڑا تک بھی ساتھ نہ لیجائی جائے۔ غرض مقامی پولیس نے جب دیکھا کہ آج ان کا بنا بنایا کھیل بگڑ رہا ہے۔ احمدیوں کی طرف سے تقریر کے اس حصہ کی وجہ سے اشتعال پیدا نہ ہوگا۔ اور شاید افسران بالا مقامی پولیس کی شکایات کو درست نہ سمجھیں تو انہوں نے بالا بالا ہمیں کہلا بھیجا۔ کہ آپ اپنے آدمیوں کو واپس بلا لیں۔ آخر کیوں۔ عام تقریر ہے۔ بذریعہ منادی دعوت دی گئی ہے اور فساد نہیں رہا۔ کیوں ہم اپنے آدمیوں کو بلا لیں۔ چنانچہ ہم اخیر وقت تک بیٹھے رہے۔ پولیس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم افسران کو اطلاع دیں گے کہ فساد کا تو شدید خطرہ تھا۔ مگر ہماری دانشمندی آڑے آئی۔ اور ہم نے حکمت عملی سے احمدیوں کو واپس کر دیا۔ گویا پولیس محض ہمیں بدنام کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کر رہی تھی۔ حالانکہ اگر تقریر اشتعال انگیز ہوتی تو انہیں تقریر بند کرانی چاہیئے تھی۔

مقامی پولیس کا یہ کھلا کھلا جانبدارانہ رویہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اس کے ازالہ کے لئے حکام بالا سے درخواست کریں۔ ایک عرصہ سے ہم نے اس قسم کے امور میں حکام ضلع سے درخواست کرنے کا طریق چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ بارہا کے تجربہ سے ہمیں ان سے مایوسی ہو چکی تھی۔ بالا افسران میں بہت سے انصاف پسند ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے کچھ عرصہ پیشتر جو افسر اس ضلع میں رہ چکے ہیں ان کا رویہ انصاف کے حصول کے بارے میں ہمارے لئے نہایت مایوس کن رہا ہے۔ اب اس ضلع میں نئے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس تشریف لائے ہیں۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ نہایت منصف مزاج اور اپنی رعایا کے تمام طبقات سے عدل و انصاف کا یکساں سلوک کرنے والے ہیں۔ اس لئے ہم ان افسران بالا سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیان کی مقامی پولیس کے معاندانہ رویہ میں اصلاح کریں۔ اور جو شخص بلا وجہ جماعت احمدیہ کے درپئے آزار ہے۔ اسے اس جگہ سے تبدیل کر دیں۔ اور ایسے لوگوں کو اس جگہ متعین فرمائیں۔ جو ملک معظم کی رعایا کے سب لوگوں کو انصاف کے حصول میں مساوی سمجھتے ہوں۔ اور ان سے یکساں معاملہ کرنے کے اہل ہوں۔

مولوی عطاء اللہ نے کہا۔ دیکھو میری اس تقریر سے کوئی فساد ہوا ہے یونہی گورنمنٹ پنجاب کو خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ میں تو بڑا مہذب اور بااخلاق ہوں۔ اب میں گورنمنٹ کو کہہ سکونگا۔ اور اس طرح میرا آنا جانا جاری رہے گا۔

میں سمجھتا ہوں۔ عطاء اللہ صاحب کے اس پروگرام کے ضمن میں بھی مقامی پولیس نے افسران بالا کے نظریہ کو غلط ثابت کرنیکے قابل ذکر کارنامہ کیا انہوں نے گویا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب۔ اس کے مدبر اور افسران ضلع تو اس حقیقت کو نہیں سمجھتے صرف قادیان کی مقامی پولیس اس امر کا

Digitized by Khilafat Library

صحیح اندازہ کر کے خاص پروگرام مرتب کرنے کی اہمیت رکھتی ہے۔ مگر ہم کھلے طور پر بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ محض مغالطہ ہے۔ دھوکہ ہے اور ضرورت سے زیادہ ہوشیاری کا اظہار ہے۔ اگر فساد نہیں ہوا۔ تو اس کی صرف یہ وجہ ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے جماعت کو امن پسندی کے لئے اور اطاعت قانون کے لئے تاکیدی حکم دے رکھا۔ ورنہ جاؤ تو جا کر بیت لحم میں مسیحیت مردہ باد کے نعرے لگاؤ۔ ہندوؤں کے مذہبی مرکزوں میں ہندومت مردہ باد کے نعرے لگاؤ۔ اور ذرا یہ تو کہو "احرار کا بول بالا اور ہندوؤں کا مونہہ کالا" ہاں پھر کربلا شریف نجف شریف میں بھی شیعیت کے خلاف ایسے ہی نعرے لگاؤ۔ کیا وہاں خونریزی نہ ہو گی۔ کیا وہاں سے ایسے نعرے بلند کرنے والے محفوظ آسکتے ہیں۔ کیا کوئی شریف اور عقلمند سیاسی انسان اس قسم کی اشتعال انگیز حرکات کو جائز قرار دے گا۔ دور کیوں جائیں لکھنؤ میں کیا ہو رہا ہے۔ کیا محض مدح صحابہ پر جس میں سنی اصحاب شیعہ صاحبان کے کسی بزرگ کو برا نہیں کہتے۔ ان کے آئمہ پر مردہ باد کے نعرے نہیں لگاتے۔ بلکہ اپنے بزرگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر اہلسنت کو صحابہ کی تعریف کرنے سے روکا جاتا ہے۔ کیونکہ شیعہ عنصر کو یہ بات گوارا نہیں عجیب بات ہے کہ گورنمنٹ کا جو قانون لکھنؤ میں اہلسنت کو محض مدح صحابہ سے روکتا ہے وہ قادیان میں احرار کے آدمیوں کو جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز میں نہایت ناپاک اور گندے نعرے لگانے اور ہمارے جذبات کو بری طرح کچلنے سے نہیں روکتا، مقامی پولیس ایسی حرکات میں روک بننے کی بجائے گونہ تائید کرتی ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ افسران بالا کے پاس کہے گی۔ کہ احراری تو بے گناہ ہیں احمدی فساد پر آمادہ تھے۔

آپ سب کو معلوم ہے کہ قادیان ہمارا مقدس مرکز ہے۔ اس کی حفاظت کرنا ہم سب کا اہم فرض ہے۔ اس راستہ میں احمدی جماعت کو کسی قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں ہو سکتا (چاروں طرف سے آوازیں ہرگز نہیں) کیا آپ لوگ اس قسم کے گندے نعروں کو قادیان کی مقدس سرزمین میں سننے کے لئے تیار ہیں (متفقہ آوازیں ہرگز نہیں) چونکہ یہ سب کچھ مقامی پولیس کی موجودگی میں ہوا ہے۔ اس لئے ہم اس کی ساری ذمہ واری مقامی پولیس پر ڈالتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ افسران ضلع اس نہایت افسوسناک اور عمداً کوتاہی کے لئے مقامی پولیس سے بازپرس کریں

اہم قرارداد

تقریر کے بعد مولوی صاحب نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔ جو بالاتفاق منظور ہوئی۔

نیشنل لیگ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس حکام ضلع کو قادیان کی مقامی پولیس کے رویہ کے خلاف توجہ دلاتا ہے اور اظہار ناراضگی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے میں سخت کوتاہی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مقامی پولیس نے ہمارے مقدس مرکز میں احرار کو "مرزائیت مردہ باد" اور "مرزائیوں کا مونہہ کالا" ایسے اشتعال انگیز نعرے لگانے کا موقعہ دیا اور ان کو روکا نہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر پولیس ذرا بھی توجہ سے کام لیتی۔ تو وہ ایسے اشتعال انگیز رویہ کو روک سکتی تھی۔ مگر اس نے نہیں روکا۔ اگر قادیان کی مقامی پولیس کا یہی رویہ رہا۔ تو ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ قادیان میں کسی وقت فساد ہو جائے۔ بنا بریں ہم قادیان کی پولیس کے اس رویہ کے خلاف حکام کو توجہ دلاتے ہوئے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان

تعارف

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے کشتہ جات اور انجکشن کے بد اثرات اپریشن کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کفائت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس علاج کو ترجیح دیجئے۔ انشاء اللہ آپ بھی تعریف کریں گے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

محافظ جنین
حب اطھرا رجسٹرڈ
اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی۔ وردبلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اطھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری سے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اطھرا کا مجرب علاج حب اطھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست۔ اور اطھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اطھرا کے مریضوں کو حب اطھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتھر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا۔ نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ مینیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار: مرزا منصور احمد مینیجر کمپنی ہذا

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library

برلن ۵ نومبر۔ ہٹلر نے حکومت روس کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ حکومت روس نے جن جرمنوں کو گرفتار کیا ہے۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ ورنہ حکومت جرمنی سخت قدم اٹھانے کے لئے مجبور ہو گی۔

دہلی ۵ نومبر۔ گذشتہ شب صدر بازار میں ایک دکان کو آگ لگ گئی جو دوسری دکانوں میں بھی پھیل گئی۔ تقریباً ۶۰ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔ صفدر جنگ ریلوے سٹیشن کے چار کوارٹروں میں بھی آگ لگ گئی۔ اڑھائی گھنٹے کے بعد آگ کو فرو کر لیا گیا ہو

لنڈن ۵ نومبر۔ مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو یقین ہے۔ کہ ملک کی حفاظت کے متعلق پروگرام پر کماحقہ عمل ہو رہا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو حکومت مزید اختیارات میں تامل نہیں کرے گی۔ آخر میں کہا کہ ہماری خارجی حکمت عملی یہی ہوگی کہ دیگر ممالک سے صلح و آشتی کا طریق اختیار کیا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم دفاعی پروگرام پر عمل پیرا رہیں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یورپ میں اس وقت امن قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک ہر ملک یہ نہ جانتا ہو۔ کہ ہم جنگ کے لئے مستعد و تیار ہیں۔

لنڈن ۵ نومبر۔ وزیر حربیہ نے برطانیہ کی فضائی طاقت میں اضافہ کرنے کے متعلق اعلان کیا ہے کہ تین نئے توپ خانے اور سات کمپنیاں قائم کی جائیں گی۔ جو ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرنے والی توپیں تیار کریں گی۔

کوہاٹ ۵ نومبر۔ کوہاٹ پولیس نے درہ کوہاٹ کے قریب ناجائز اسلحہ کے چند سوداگروں کا مقابلہ کر کے ان کے قبضہ سے بندوقیں۔ رائفلیں۔ کارتوسوں اور پستولوں کی بہت بڑی تعداد برآمد کی۔ یہ سوداگر درہ کوہاٹ کے بعض آزاد علاقوں سے اسلحہ خرید کر رات کے وقت درہ کوہاٹ کو عبور کر رہے تھے۔ کہ پولیس نے ان پر ناگہانی طور پر حملہ کر دیا۔ سوداگروں نے پولیس کو دیکھ کر دفعتہً فائروں کی بارش شروع کر دی۔ مگر سوداگروں کی جماعت قلیل ہونے کی وجہ سے پولیس نے ان پر غلبہ پا لیا

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حال میں اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ جامع ازہر کا ایک وفد ۲۴ نومبر کو ہندوستان روانہ ہوگا لیکن اب روانگی کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۵ نومبر۔ گذشتہ شب بمبئی میں فساد کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر پولیس اور فوج کی بروقت آمد سے دب گیا۔ واقعات اس طرح ہیں کہ گذشتہ رات بارہ بجے کے قریب بعض مسلمانوں نے ایک مارواڑی کی دکان میں جلتی ہوئی ہوائی چھوڑ دی۔ جس سے مجمع میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ اور باہمی کشمکش میں سات اشخاص زخمی ہو گئے۔ پولیس نے آکر حالات پر قابو پا لیا۔

امرتسر ۵ نومبر۔ گندم ماگھ ۲ روپے ۱۳ آنے ۱۱ پائی۔ گندم ۲ روپے ۱۳ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۴۷ روپے ۲ آنے۔ چاندی دیسی ۵۳ روپے ہے۔

برلن ۵ نومبر۔ ماسکو میں بعض جرمنی باشندوں کی گرفتاری کے خلاف جرمنی پریس چراغ پا ہو رہا ہے۔ سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی سے بالشویکی زہریلے جراثیم کے اخراج انتقام لینے کے لئے یہ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ مزید لکھا ہے۔ کہ جرمنی یہ ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ ماسکو سے مضرت رساں اور غلط اصول کا پراپیگنڈا اس طرح جاری کیا جائے گا۔ بلکہ اس کے برعکس اس کے خلاف جملہ ضروری اقدام کئے جائیں گے

لاہور ۵ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آل انڈیا مسجد شہید گنج کانفرنس کے گذشتہ رات کے اجلاس میں ارزق پوشوں کے درمیان ہنگامہ بپا ہو گیا جسے رفع دفع کر دیا گیا۔

کراچی ۵ نومبر۔ دیوالی کے روز ۲۴ گھنٹوں کے دوران میں کئی مقامات پر آتشزدگی کی وارداتیں عمل میں آئیں ان میں تین بہت ہولناک تھیں۔ اور فائر بریگیڈ کو کئی گھنٹے آگ فرو کرنے میں صرف کرنا پڑے ایک مقام پر آگ لگ جانے سے ۷۰ ہزار روپیہ کی روئی جل گئی۔ یہ آگ دس گھنٹوں تک مشتعل رہی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مال بیمہ شدہ تھا

بہاولپور ۵ نومبر۔ کل بہاولپور کے ان چار ہندو لیڈروں کے متعلق سپیشل ٹریبونل نے فیصلہ سنا دیا۔ جن کی اس عدالت میں بجرم بغاوت ایک عرصہ سے سماعت ہو رہی تھی۔ ایک ملزم کو تین مقامات میں تین تین سال یعنی کل ۹ سال کی سزائے قید کا حکم دیا گیا۔ دو ملزمان کو دو۔ دو سال قید یعنی ہر ایک ملزم کو ۶ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ چوتھے کو دو مقدمات میں دو دو سال کی قید سخت کی سزا دی گئی۔

راولپنڈی ۵ نومبر۔ پرسوں نواب مظفر خاں ریونیو ممبر حکومت پنجاب کو راولپنڈی جہلم روڈ پر موٹر کا ایک حادثہ پیش آیا۔ راولپنڈی سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ان کی موٹر ایک لاری سے متصادم ہو گئی

اگر آپ

ان دو بیماریوں میں سے کسی ایک میں مبتلا ہیں۔ تو مہربانی فرما کر فوراً میری طرف رجوع کریں۔

پہلی دوا میری طلسماتی پڑیا کو استعمال کر کے شان ایزدی ملاحظہ کریں۔ پیشاب بند ہو یا رک رک کر آتا ہو۔ زخم ہو کر پیپ پڑ گئی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ صرف پانچ خوراک سے بکلی صحت ہوگی۔ قیمت صرف ۵ روپیہ

دوسری دوا میرے طلسماتی تیل کا استعمال قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ ہے۔ جوڑوں میں درد ہو۔ رگوں میں درد ہو۔ گوشت میں درد ہو۔ ہڈی میں درد ہو۔ اگر چوٹ کا درد نہ ہو۔ ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ درد کافور ہوں گے۔ قیمت دو روپے

المشتہر۔ مرزا مراد بیگ احمدی چک ۳۶ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائل پور

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنے ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

ضرورت رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کے لئے جو بی اے ایل ایل بی وکیل اور شریف دیندار خاندان سے ہیں رشتہ کی ضرورت ہے جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو نیز فرمانبرداری اور اوصاف حمیدہ سے متصف ہو۔ ان کی پہلی بیوی جو ضلع پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں۔ فوت ہو گئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

واپسی قرضہ ساٹھ ہزار کے متعلق احباب کو یاد دہانی

قبل ازیں متواتر یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ دوست جنہوں نے تحریک قرضہ ساٹھ ہزار میں حصہ لیا تھا۔ وہ اپنی رسیدات بھیجکر روپیہ واپس منگالیں۔ مگر باوجود ان مسلسل اعلانات کے ابھی تک بیس تیس کے قریب ایسے اصحاب ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اپنا روپیہ واپس نہیں منگوایا۔ اگرچہ انہیں بذریعہ خطوط بھی یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ لیکن اخبار کے ذریعہ ایک دفعہ پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے تحریک قرضہ ساٹھ ہزار میں حصہ لیا تھا۔ مگر ابھی تک انہوں نے روپیہ واپس نہیں منگوایا۔ وہ براہ کرم اپنی اپنی رسیدات بھیجکر روپیہ منگوالیں۔

(خاکسار فرزند علی عفی اللہ عنہ۔ ناظر بیت المال۔ قادیان)

ایک مفید رسالہ کی تالیف میں
احباب جماعت سے تعاون کی درخواست

ارادہ ہے کہ اللہ تعالٰے کی توفیق کے ماتحت ایک رسالہ تالیف کیا جائے جس میں آجتک کے تمام ایسے اعتراضات کا جواب یکجا جمع کر دیا جائے (۱) جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتوں میں تناقض ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہو (۲) جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ حوالہ یا بیان کو جھوٹ یا غلط یا بے ثبوت قرار دیا گیا ہو۔ (۳) جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کسی علمی غلطی کو منسوب کیا گیا ہو۔

اس بارہ میں اس درخواست کے پڑھنے والے ہر بزرگ سے پہلے تو دعا کی درخواست ہے بعد ازاں التجاء ہے کہ وہ اپنے علاقہ میں شائع شدہ اس قسم کے اعتراضات پر مشتمل اشتہار یا رسالہ کی ایک کاپی مجھے بھیج کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اگر کوئی کتاب قیمتی ہو۔ تو مجھے اطلاع فرما دیں۔ میں اسے خرید لونگا۔ بہرحال غیر احمدیوں یا غیر مسلموں کے اس قسم کے لٹریچر سے اطلاع ضرور بخشیں۔ اگر کوئی غیر احمدی یا غیر مسلم مصنف یا معترض صاحب اس بارہ میں کوئی اطلاع دینگے۔ تو شکریہ سے قبول کی جائیگی۔ میرا پتہ یہ ہے:۔

ابو العطاء اللہ دتا جالندھری۔ قادیان

"الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق گذارش
مضامین نظم و نثر جلد ارسال فرمائے جائیں

حسب معمول اب کی دفعہ بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے موقع پر جو ۲۹ نومبر بروز اتوار نہ صرف تمام ہندوستان کے طول و عرض میں منعقد ہونگے۔ بلکہ غیر ممالک میں بھی جہاں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ انعقاد پذیر ہونگے "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر شائع کیا جائیگا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ مضامین ایسے ٹھوس اور پُر از معلومات ہوں کہ جنہیں ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد ہی جلسوں میں تقریریں کرنے والے احباب سہولت سے اپنی تقاریر تیار کر سکیں۔ اور انہیں تاریخی کتب کی ورق گردانی کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ اس ضمن میں اگرچہ عملہ "الفضل" حتے المقدور خدمات سرانجام دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھے گا۔ لیکن بزرگانِ جماعت اور احباب کرام سے بھی گذارش ہے۔ کہ وہ سالہائے سابق کی طرح اس سال بھی اپنے مضامین نظم و نثر بہت جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پرچہ کا حجم چونکہ اس دفعہ زیادہ نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ بھی گذارش ہے۔ کہ مضامین نہایت جامع اور مختصر تحریر فرمائے جائیں۔ اہل علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ چونکہ اس پرچہ کی تیاری میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اور دیر سے آئے ہوئے مضامین کا اس میں اندراج نہ ہو سکے گا۔ اس لئے احباب جلد سے جلد اپنے مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اس کے ساتھ ہی احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ بہت جلد ہمیں اطلاع دیں۔ کہ انہیں "خاتم النبیین" نمبر کے کس قدر پرچے مطلوب ہیں۔ تا البانہ ہو کہ بعد میں خریداری کی درخواستیں بھیجنے والے اصحاب کو محروم رہنا پڑے۔ یہ پرچہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے موقعہ پر غیر مسلم اصحاب میں اگر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ تو انشاء اللہ تعالٰے تبلیغ کا کارگر حربہ ثابت ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی ۱۷۹ سنہ ۱۹۳۶ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ سنہ ۱۹۱۳ء اور دی ایسٹ انڈیا کمرشل بینک لمیٹڈ

(زیر دیوالیہ) لاہور

آنریبل سرجان ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے ۶ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء کو صادر کردہ ایک حکم کی رُو سے میسرز بھگوتی شنکر اور بسنت کرشن ۱۰ ایبٹ روڈ لاہور کو مذکورہ بالا کمپنی کا آفیسر لیکوئیڈیٹر مقرر کیا ہے۔

آج بتاریخ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور جاری ہوا۔

حسب الحکم:۔

مہر عدالت

کے رسی۔ ویب۔ ڈپٹی رجسٹرار

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی ۱۷۹ سنہ ۱۹۳۶ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ سنہ ۱۹۱۳ء اور دی ایسٹ انڈیا کمرشل بینک لمیٹڈ

(زیر دیوالیہ) امرتسر

آنریبل سرجان ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کے ایک حکم مورخہ ۶ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء کے رُو سے معاملہ مذکورہ بالا میں پنڈی داس ساہنی اور تین اور قرضخواہانِ مذکورہ بالا کمپنی کی درخواست پر یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ دی ایسٹ انڈیا کمرشل بنک لمیٹڈ امرتسر کے کاروبار کو عدالت ہذا کے ذریعہ موقوف کیا جائے۔

آج بتاریخ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور کے جاری ہوا۔

حسب الحکم:۔

مہر عدالت

کے باسی۔ ویب ڈپٹی رجسٹرار

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ رمضان ۱۳۵۵ھ

رمضان المبارک کی آمد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بعض ضروری ارشادات

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے چونکہ ماہ رمضان المبارک کا اب آغاز ہو چکا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزوں کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ ارشادات درج کر دیئے جائیں۔ جو سالہائے ماسبق میں حضور نے بیان فرمائے تھے۔ اور جن کو اس موقع پر یاد رکھنا ہر احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے: (ایڈیٹر)

۱- روزہ کسی نہ کسی صورت میں ہر مذہب میں موجود ہے

"روزے ایک ایسی ضروری چیز ہیں۔ کہ کوئی مذہب دنیا کا ایسا نہیں۔ جس میں ان پر زور نہ دیا گیا ہو۔ گو روزوں کی تعداد میں فرق ہو اور ہے۔ گو روزہ رکھنے کے طریق میں فرق ہو۔ اور ہے مگر بہر حال روزہ کسی نہ کسی صورت میں ہر مذہب میں موجود ہے۔ یہودیوں میں بھی روزے ہیں عیسائیوں میں بھی ہیں۔ زرتشتیوں میں بھی ہیں اور ہندوؤں میں بھی ہیں۔ اور اب تو ایک نئی قسم کا روزہ نکل آیا ہے۔ جو کانگرس والے رکھتے ہیں۔ یعنی کسی سے جھگڑا ہوا۔ تو کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ بہر حال یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزہ ایک ایسا روحانی ذریعہ ہے۔ کہ اس کی اہمیت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پس وہ چیز جس کی اہمیت کا کسی کو بھی انکار نہیں۔ اس کی اہمیت کا انکار بھلا وہ قوم کس طرح کر سکتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے تازہ کلام کی حامل ہو" (الفضل ۷ جلد ۲۲)

۲- رمضان کے معنے

"رمضان رمض سے نکلا ہے جس کے معنے عربی میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ خواہ دھوپ کی ہو۔ خواہ بیماری کی اور اس لئے رمضان کا مطلب یہ ہوا۔ کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں" (الفضل ۷ جلد ۲۲)

۳- اصل عید رمضان ہی ہے

"ہر چیز کی خوشی اس کے فوائد کی مقدار کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر ایک چیز کے ہزار فائدے ہوں۔ اور دوسری کے لاکھ تو لاکھ فوائد والی چیز ملنے پر پہلی سے بہت زیادہ خوشی ہوگی۔ چونکہ سب سے بڑھکر نعمت قرآن کریم ہے۔ اس لئے جس وقت اس کا نزول ہوا۔ وہ نہایت ہی قیمتی اور بابرکت ہے۔ ... خوشی میں لوگ کیا کرتے ہیں یہی کہ ایک دوسرے کو عطیے دیتے اور آپس میں احسان کرتے ہیں اور حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں تمام وقتوں سے زیادہ صدقہ دیا کرتے اور احسان کیا کرتے تھے۔ ان دنوں میں آپ کے صدقہ دینے کی مثال تیز آندھی کی طرح ہوتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ اسے عید سمجھتے تھے۔ جس طرح تہواروں کے موقعہ پر بادشاہ اور رؤسا لوگوں کو عطیے دیتے ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں مخلوق کو پہلے سے بھی زیادہ فیض پہنچاتے تھے۔ کیونکہ آپ کی عید اسی میں تھی کہ خدا تعالےٰ کیلئے اپنی نوع کیلئے قربانی کریں"

۴- کن لوگوں پر روزہ رکھنا فرض ہے

"ان ایام میں ہم پر بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ یعنی بلوغت سے لیکر تمام وہ عاقل بالغ جو بیمار نہ ہوں۔ نیچے کمزور اور بوڑھے نہ ہوں۔ یا پھر حائضہ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورتیں جو گو بیمار نہ ہوں۔ لیکن روزہ کی برداشت نہ کر سکتی ہوں۔ عام طور پر اکثر عورتوں کو حمل یا دودھ پلانے کی حالت میں غیر معمولی تکلیف کا امکان ہوتا ہے۔ یا پھر مسافر کے سوا باقی سب کے لئے غروب آفتاب تک روزہ رکھنا فرض ہے"

۵- اذان تبیّن کی کوئی علامت نہیں

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو پسند فرمایا ہے۔ کہ جتنی دیر سے سحری کھائی جائے اور جتنی جلدی افطار کیا جائے۔ اچھا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے بھی نہیں۔ کہ دن کے روشن ہو جانیکے بعد کھا پی لیا جائے ... یتبیّن لکم کے معنے یہ ہیں۔ کہ جب قومی لحاظ سے عام طور پر لوگ کہیں کہ تبیّن ہو چکا ہے اس وقت تک کھانا جائز ہے۔ اذان کی اس میں کوئی شرط نہیں۔ یہ صرف وہمیوں کیلئے ہے ... قرآن حدیث۔ فقہ اور عقل کے مطابق اذان کوئی دلیل نہیں اور تبیّن کی کوئی علامت نہیں ... مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ کسی نے اذان قبل از وقت دیدی۔ تو آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے اس کے بعد خود بھی کھایا گھر میں سب کو کھلایا اور فرمایا۔ کہ باہر بھی کہلوا دو "اذان پہلے ہوگئی ہے۔ ابھی کھانے پینے کا وقت ہے" ... چونکہ ہر ایک گھر میں بیٹھا ہوا تبیّن نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے محلہ یا شہر یا گاؤں کے جو بزرگ ہوں۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اذان ایسے وقت ہو۔ جب پوری طرح تبیّن ہو جائے"

۶- بیمار اور مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

"جو سمجھتا ہو کہ میں بیمار ہوں۔ اور پھر روزہ رکھے۔ وہ گناہ کرتا ہے۔ اور خودکشی کا مرتکب ہوتا ہے اسی طرح مسافر کو بھی روزہ نہیں رکھنا چاہیئے مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عصر کے وقت جب افطاری میں بہت تھوڑا وقت باقی تھا۔ مسافروں کے روزے افطار کرا دیئے تھے۔ ہاں نفلی روزہ مسافر بھی رکھ سکتا ہے۔ اور رمضان کا روزہ بھی اگر مسافر رکھے۔ تو یہ اس کا نفلی روزہ سمجھا جائے گا۔ مگر یہ حرکت پسندیدہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے جو رخصت دی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے"

۷- رمضان میں خصوصیت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے

"اس مہینہ میں صدقہ و خیرات زیادہ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ بوجہ معذوری روزہ نہ رکھ سکیں انہیں چاہیئے۔ کہ جو کھانا وہ گھر میں کھاتے ہوں۔ ویسا ہی ایک آدمی کو کھلا دیں۔ اور اگر استطاعت ہو۔ تو خواہ خود روزہ رکھیں۔ تو بھی محتاج کو کھانا کھلانا چاہیئے"

۸- رمضان میں غذا کا غیر معمولی اہتمام پسندیدہ طریق نہیں

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے ہمارے ملک میں روزے خوید کا کام دیتے ہیں۔ جس طرح گھوڑے کو خوید دی جاتی ہے جس سے وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں لوگ اتنا کھاتے ہیں۔ کہ بجائے کوئی تکلیف محسوس کرنے کے اور موٹے ہو جاتے ہیں گھی۔ دودھ اور مقوی اغذیات خوب کھاتے ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ عمدہ اور مقوی چیزیں نہ کھائی جائیں۔ صحت کے لئے جتنا ضروری ہو۔ ضرور کھائیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ روزہ روزہ کے لئے ہے اگر کوئی شخص صبح و شام اتنا کھالے۔ کہ نفخ ہو جائے۔ اور صحت و روحانیت کو فائدہ کی بجائے نقصان پہنچ جائے یا غریبوں کی کوئی امداد کر سکنے کی بجائے خود مقروض ہو جائے۔ تو ایسا رمضان اس کے لئے کوئی اچھا رمضان نہیں ہو سکتا"

۹- حاملہ۔ مرضعہ اور چھوٹے بچے روزے نہ رکھیں

"قرآن میں صرف بیمار اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز قرار دیا ہے۔ دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کے لئے کوئی ایسا حکم نہیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیمار کی حد میں رکھا ہے۔ اسی طرح وہ بچے بھی بیمار کی حد میں ہیں۔ جن کے اجسام ابھی نشوونما پا رہے ہیں خصوصاً وہ جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں۔ ان دنوں ان کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے۔ کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں۔ کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے پس اس کا کیا فائدہ ہے۔ کہ ایک سال روزہ رکھ لیا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے"

(الفضل ۸۸ جلد ۱۸)

۱۰- قرآن کریم کی تلاوت رمضان میں زیادہ کرنی چاہیئے

"رمضان کلام الٰہی کو یاد کرنے کا مہینہ ہے - اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ اس میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہیئے - اور اسی لئے ہم یہاں اس مہینہ میں درس کا انتظام کرتے ہیں - اور علاوہ درس کے بھی احباب کو چاہیئے - کہ اس مہینہ میں زیادہ تلاوت کیا کریں - اور معانی پر غور کیا کریں - تا اُن کے اندر قربانی کی وُہ رُوح پیدا ہو - جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی - یاد رکھو کہ پہلے تمہارے دن راتیں بنیں گے - پھر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوگا - یہ مہینہ بتاتا ہے - کہ جو چاہتا ہے - کہ دُنیا کو فتح کرے - اس کے لئے ضروری ہے - کہ غارِ حرا کی علیحدگیوں کیا جائے - دُنیا چھوڑے - بغیر نہیں مل سکتی - پہلے اس سے علیحدگی اختیار کرنی ضروری ہوتی ہے - اور پھر قبضہ میں آتی ہے"

۱۱- تحریک جدید کے مطالبات پیش نظر رکھو

"ہماری جماعت کے دوستوں نے عام اقرار کیا ہے - کہ غذا کو سادہ کر دیں گے اور صرف ایک سالن پر گزارہ کریں گے ..... دوستوں کو رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر اس اقرار کے متعلق احتیاط برتنی چاہیئے - افطار میں تنوع اور سحری میں تکلفات نہیں کرنے چاہئیں - اور یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے - کہ سارا دن بھوکے رہے ہیں - اب کچھ خوب کر لیں - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام افطاری وغیرہ کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے - کوئی کھجور سے کوئی نمک بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کر لیتے تھے - اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اسی طریق کو پھر سے جاری کریں"

۱۲- روزہ کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھو

"پھر فرمایا ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم - یہ دن اس لئے ہیں - کہ تا اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر اس کی تکبیر کرو - یعنی نہ شکوہ کرو - کہ ہمیں بھوکا رکھا - بلکہ یہ سمجھو - کہ بڑا احسان کیا - کہ روزہ جیسی نعمت ہمیں عطا کی - یہاں مومن کا نقطۂ نگاہ واضح کیا گیا ہے - کہ اسے قربانی کا جو موقعہ ملے - وُہ اسے اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہے - اور جس قوم کا یہ نقطۂ نگاہ ہو جائے - پھر اُسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا" (الفضل نمبر ۷۵ - جلد ۲۲)

۱۳- روزوں سے خدا تعالیٰ کی ایک رنگ میں مشابہت

"روزہ سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کرتا ہے - خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے - کہ وُہ نیند سے بری ہے انسان ایسا تو نہیں کرتا - مگر اپنی نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا کے لئے قربان ضرور کرتا ہے - سحری کھانے کے لئے اٹھتا ہے - تہجد پڑھتا ہے - عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں - وُہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں - کچھ وقت دُعاؤں میں اور کچھ نمازوں میں گزارنا پڑتا ہے - اور اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے - اور کام کرنے والوں کے لئے تو دو تین ہی گھنٹے نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں - اس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت پیدا ہو جاتی ہے - پھر اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے - انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وُہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے - کیونکہ وُہ کچھ عرصہ کھانا نہیں کھاتا - پھر جس طرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے - اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - جو شخص غیبت - چغلی - بدگوئی وغیرہ بُری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا - اس کا روزہ نہیں ہوتا - گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے - کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو - اور وُہ غیبت چغلی - لڑائی جھگڑے سے بچتا ہے - اس طرح اس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے - جس حد تک پیدا ہو سکتی ہے - اور یہ ایک ظاہر بات ہے - کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے ...... پس روزہ کا ایک بہت عالی فائدہ یہ ہے - کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے"

۱۴- کم کھانا - کم سونا - اور کم باتیں کرنا

"زیادہ کھانا - زیادہ پینا - زیادہ سونا - اور زیادہ باتیں کرنا صوفیاء کے نزدیک روحانی ترقی میں روکیں ہیں - جو لوگ زیادہ باتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں - وُہ ضرور بے ہودہ باتیں بھی کرتے ہیں - کیونکہ ہر وقت علمی باتیں نہیں کی جا سکتیں - اور ہر وقت علمی باتیں سننے والے بھی نہیں مل سکتے - ایسے لوگ عام طور پر غیبت - اور چغلی کرتے ہیں - زیادہ سونے والے الہام الٰہی سے متمتع نہیں ہو سکتے - الہام سے متمتع ہونے کے لئے تھوڑی نیند کی ضرورت ہوتی ہے .... دکھ والے جس کے لئے خوراک میں کمی ضروری ہے - کم بولنا تقوےٰ میں ممد ہے - جو لوگ کم کھاتے ہیں ان کے احساسات بہت تیز ہوتے ہیں جتنا زیادہ کھایا جائے - اتنا ہی زیادہ دماغ میں خمار رہتا ہے - اور یہ ساری باتیں رمضان میں حاصل ہوتی ہیں .... غرضیکہ روحانی ترقی کے جتنے ذرائع ہیں - وُہ سب کے سب رمضان میں جمع ہوتے ہیں" (الفضل نمبر ۷۸ - جلد ۲۲)

۱۵- بلا عذر روزہ کا تارک عند اللہ مجرم ہے

"جو شخص بلا عذر روزہ نہیں رکھتا وُہ خدا کے نزدیک مجرم ہے - اس کو توجہ کرنی چاہیئے - اور آئندہ اپنی اصلاح کرنی چاہیئے - محض روزے کی تکلیف کا ہونا ایسا عذر نہیں ہے - کہ اس کی وجہ سے روزے کو چھوڑ دیا جائے - بیمار یا بالکل بوڑھے یا حاملہ یا دُودھ پلانے والی عورت کے سوائے باقی لوگوں کے لئے روزے ضروری ہیں - سوائے اس کے کہ ڈاکٹر کسی شخص کی نسبت یہ نسخہ دے دے - کہ اس وقت اس کی صحت ایسی خراب ہے - کہ گو کوئی ظاہر بیماری نہیں - لیکن وُہ یقیناً بیمار ہو جائے گا - اگر روزہ رکھیگا - لیکن پھر بھی انسان کو اپنے نفس کو ٹٹولنا چاہیئے - کہ اس کا نفس تکلیف سے بچنے کے لئے کوئی عذر تو تلاش نہیں کر رہا - کیونکہ جہنم کی تکلیف روزے رکھنے کی تکلیف سے بہت زیادہ ہے"

۱۶- تراویح اور تہجد

"تراویح کا پڑھنا نہ فرض ہے نہ واجب - نہ سنت - جو چیز سنت سے ثابت ہے - اور جس کو قرآن کریم نے بہت ہی مفید - اور روحانی ترقیات کا موجب قرار دیا ہے - وُہ تہجد ہے خواہ رمضان میں ہو - یا غیر رمضان میں - جو شخص رمضان میں بھی تہجد نہیں پڑھ سکتا - اس کی حالت قابلِ رحم ہے - باجماعت تراویح کا رواج لوگوں کی غفلت - اور سستی کو دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ بعض لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں - حضرت عمرؓ نے ڈالا ہے - جو شخص تہجد اچھی طرح ادا کرتا ہے - اس کے لئے تراویح ضروری نہیں - ہاں جس شخص سے تہجد میں سستی ہو جاتی ہے یا جو شخص قرآن شریف سُننے کی خواہش رکھتا ہے - وُہ اگر تراویح میں شامل ہو یا تہجد کے علاوہ تراویح میں بھی شامل ہو - تو ایک پسندیدہ بات ہے" (ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۲۳ء)

۱۷- نزلہ میں روزہ

"میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو - ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں - نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے - اب روزے کے ساتھ جب وُہ پیاس کو دبائیگا - تو وُہ اور بھی زیادہ بڑھیگی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے - بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہونگی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہوگا - اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے" (الفضل ۱۱-اپریل ۱۹۲۵ء)

Digitized by Khilafat Library

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی "وحیٔ نبوت" نہ تھی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مولوی محمد علی صاحب کے قیاسات

۴

کیا ہر صاحب وحی والہام شریعت لاتا ہے؟

ہمارا - اور غیر مبایعین کا بلکہ ساری امت کا اس پر اجماع ہے - کہ وہ شخص جو صرف محدث ہے - نبی نہیں - اس کے لئے شریعت کا لانا ناممکن و محال ہے - شریعت لاسکتا ہے - تو نبی نہ کہ محدث یا دوسرے ولی - چنانچہ محی الدین صاحب ابن عربی اپنی مشہور کتاب الفتوحات المکیہ میں فرماتے ہیں:-

" وھذا کلہ موجود فی رجال اللہ من الاولیاء والذی اختص بہ النبی من ھذا دون الولی الوحی بالتشریع فلا یشرع الا النبی ولا یشرع الا الرسول خاصۃً"

یعنی یہ سب قسم کی وحی (وحی من وراء حجاب اور ارسال رسول) اب بھی اللہ تعالٰے کے بندوں میں موجود ہے اور ولی سے بڑھ کر جو خصوصیت نبی کو حاصل ہے - وہ یہ ہے - کہ اُسے وحی تشریعی بھی مل سکتی ہے - پس نبی اور رسول کے سوا اور کوئی شخص شریعت نہیں لاسکتا " (جلد دوم صفحہ ۲۷۶ مصری)

مگر اختلاف اس صورت میں ہے - کہ کیا ہر نبی کے لئے شریعت لانا ضروری ہے؟ مولوی محمد علی صاحب کا خیال ہے - کہ ہر نبی شریعت لاتا ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

" ہر نبی اور رسول کے ساتھ جو اصلاحِ خلق کے لئے مامور ہوا کتاب بھی نازل کی گئی - ہر نبی کی کتاب وہ وحی نبوت ہے جو اس پر ہدایت خلق کے لئے نازل ہوئی خواہ وہ برنگ شریعت ہو - یا صرف تزکیہ نفس کے لئے ہدایات اور کسی قسم کی اوامر و نواہی اپنے اندر رکھتی ہو " (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۶۱)

ایک دوسری جگہ وضاحت سے لکھا ہے:-

" ہر ایک نبی کے لئے ضروری ہے - کہ وہ یا شریعت لائے اور یا احکام جدیدہ لائے - کیونکہ سوائے ان کے جو شریعت یا احکام جدیدہ لائیں - باقی سب کو ملہم یا محدث کہا ہے " (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۵۹)

مولوی صاحب کا خیال جیسا کہ "وحی نبوت" کے متعلق کسی خاص رائے پر قائم نہیں ہُوا ویسا ہی اس امر کے متعلق بھی تردد ہی کی حالت میں ہے - چنانچہ وہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں " کتاب سے مراد لازمًا شریعت نہیں - بلکہ شریعت کتاب کا ایک حصہ ہوتی ہے بعض پر شریعت نازل ہوئی - بعض پر نہیں " (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۶۱)

جب ہر رسول پر کتاب نازل ہوئی اور شریعت کتاب کا ایک حصہ ہوتی ہے تو لازمًا یہ ماننا پڑے گا - کہ ہر ایک نبی اور رسول شریعت بھی لایا - پھر اس فقرہ کے کیا معنے ہُوئے - کہ بعض انبیاء پر شریعت نازل ہوئی - اور بعض پر نہیں - یہ تناقض بتاتا ہے - کہ مولوی صاحب خود اس امر کے متعلق کسی صحیح نتیجہ تک نہیں پہونچے - ورنہ ایسی بے سروپا باتیں ان کے قلم سے نہ نکلتیں ہم تسلیم کرتے ہیں - کہ بعض انبیاء کو اللہ تعالٰے نے ضرورتِ زمانہ اور قوم کے مطابق شریعت اور قانون عطا فرمائے - مگر ہم اس خیال سے متفق نہیں کہ ہر نبی اور رسول اپنے ساتھ شریعت یا احکام جدیدہ لایا بلکہ ہمارے خیال کے مطابق کئی نبی اور رسول ایسے آئے - جن کی غرض پہلے انبیاء کی شریعت کا قیام و احیاء تھا - نہ کہ ترمیم و تنسیخ - چونکہ مولوی محمد علی صاحب عام طور مفسرین کے اقوال کو زیادہ پسند کرتے ہیں - اس لئے سب سے پہلے میں اپنے دعوے کو معتبر مفسرین کے اقوال سے سب پہ یہ ثبوت پہونچانا چاہتا ہوں ؎

مفسرین کا خیال کہ ہر نبی شریعت نہیں لاتا

سب سے پہلے نبی کی تعریف سُنئے - جناب شیخ محمد عبدہ مفتی دیار مصر اپنی تفسیر القرآن الحکیم میں لکھتے ہیں:- واما فی الاصطلاح فالنبی من اوحی اللہ الیہ وانباہ بما لم یعلم بکسبہ من خبر او حکم یعلم بہ علمًا ضروریًا انہ من اللہ عزّ وجلّ والرسول نبی امرہُ اللہ بتبلیغ شرع ودعوۃ دین و باقامتہ بالعمل ولا یشترط فی الوحی الیہ ان یکون کتابًا یقرأ و ینشر ولا شرعًا جدیدًا یعمل بہ و یحکم بین الناس بل قد یکون تابعًا لشرع غیرہٖ کلہ کالرسل من بنی اسرائیل کانوا متبعین لشریعۃ التوراۃ عملًا وحکمًا بین الناس کما قال تعالٰی انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدًی و نور یحکم بھا النبیّون الذین اسلموا للذین ھادوا الآیۃ"

یعنی اصطلاح میں نبی اس شخص کو کہتے ہیں - جس پر اللہ تعالٰے اپنی وحی نازل فرمائے - اور اُسے ایسے امور کی خبر دے - جو کوشش و محنت سے حاصل نہ ہوسکیں - یا ایسے حکم بتائے جن سے بآسانی یقین کیا جاسکے - کہ وہ خدا تعالٰے کی طرف سے ہے - اور رسول نبی کو کہتے ہیں - جسے اللہ تعالٰے کسی شریعت کی تبلیغ یا کسی دین کی طرف دعوت یا اس پر عمل کرنے کی ترغیب کا حکم دے اور اس کی وحی کے لئے یہ کوئی شرط نہیں - کہ وہ کوئی کتاب ہو جو پڑھی جائے اور نہ ہی یہ شرط ہے - کہ وہ شریعت جدیدہ پر مشتمل ہو - بلکہ کبھی کبھی تو رسول کلیۃً کسی دوسرے رسول کا تابع ہوتا ہے - جیسے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء - ان کا عمل بھی تورات کے ماتحت تھا - اور وہ لوگوں میں اسی کے مطابق ہی فیصلے کیا کرتے تھے - چنانچہ آیت انّا انزلنا التورٰۃ الآیہ اس کی ایک واضح گواہ ہے " (جلد ۹ - صفحہ ۲۲۵)

اسی آیت انا انزلنا التورٰۃ فیھا ھدًی و نور یحکم بھا النبیّون کے ماتحت لکھا ہے - والمراد بالنبیین الذین بعثوا بعد موسٰی علیہ السلام وذلک ان اللہ بعث فی بنی اسرائیل الوفا من الانبیاء لیس معھم کتاب انما بعثوا باقامۃ التورٰۃ واحکامھا - یعنی اس آیت میں النبیین سے مراد وہ نبی ہیں - جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد بھیجے گئے - کیونکہ اللہ تعالٰے نے ہزاروں ایسے نبی مبعوث فرمائے - جو کوئی جدید کتاب نہ لائے - بلکہ ان کی بعثت کی صرف یہ غرض تھی - کہ وہ توریت اور اس کے احکام پر لوگوں کو پابند کریں - (الحاشیہ المسماۃ بالفتوحات الالٰہیۃ صفحہ ۵۱۵)

ایک اور مشہور مفسر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

وکانت الانبیاء من بنی اسرائیل من بعد موسٰیؑ یبعثون الیھم لیجددوا ما نسوا من التورٰۃ و یامرونھم بالعمل باحکامھا - یعنی موسےٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی طرف کئی نبی اس لئے مبعوث کئے جاتے تھے - کہ تا توریت کا وہ حصہ جو بنی اسرائیل نے چھوڑ دیا ہے - اسے دوبارہ قائم کریں - اور انہیں توریت کے احکام پر عمل پیرا ہونے کا حکم کریں (تفسیر خازن جلد ا صفحہ ۲۱۲ مصری)

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی لکھتے ہیں:- " بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسےٰ تک جتنے نبی ہوئے سب توریت پر ہی عمل کرتے رہے " (ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۵)

اسی طرح اور بھی کئی حوالجات ہیں جو اس امر کے شاہد ناطق ہیں - کہ ہر نبی کے لئے کتاب یا شریعت کا لانا ضروری نہیں - مگر ان سب کو چھوڑتا ہوں - اور اگر خدا نے توفیق دی - تو کسی دوسرے موقعہ پر بصرورت وہ بھی پیش کردوں گا اب مجھے مولانا کی اس پیش کردہ آیت کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے جس سے آپ نے یہ استدلال کیا ہے - کہ ہر ایک نبی کتاب لاتا ہے - آپ لکھتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط یعنے ہم نے اپنے رسولوں کو دلائل کے ساتھ بھیجا۔ اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔ یہ آئت اس بات پر قطعی شہادت ہے کہ ہر رسول کے ساتھ کتاب اتاری گئی۔ انزلنا معھم کے لفظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر نبی کو کتاب دی گئی"۔

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۶۰)

گویا آپ کے استدلال کا سارا دارومدار الفاظ انزلنا معھم الکتاب سے ہے سو آیئے اس کے متعلق مفسرین کی تحقیقات کا مطالعہ کریں:

(۵) انزل معھم الکتاب کے ماتحت لکھا ہے۔" ای کتابٌ او مع کل واحدٍ منھم ممن لہ کتابٌ لامع کل واحدٍ منھم علی الاطلاق اذلم یکن بعضھم کتاب وانما کانوا یاخذون بکتب من قبلھم" یعنے ان کے ساتھ کوئی کتاب اتاری۔ اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے۔ کہ جن انبیاء کو کتاب دی گئی۔ ان کے متعلق فرمایا۔ کہ ہم نے ان کو کتاب دی۔ نہ یہ کہ ہر ایک نبی کو کتاب دی۔ کیونکہ ان میں سے بعض کی کوئی کتاب نہ تھی۔ بلکہ وہ پہلے انبیاء کی کتب پر عمل کرتے تھے۔" (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۳۲)

(۶) پھر امام رازی اپنی تفسیر میں زیر آئت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ لکھتے ہیں فی قولہ لما اٰتیتکم من کتاب اشکال وھو ان الخطاب اما ان یکون مع الانبیاء او مع الامم فان کان مع الانبیاء فجمیع الانبیاء ما اوتوا الکتاب انما اوتی بعضھم الجواب عنہ بوجھین۔ الاول ان جمیع الانبیاء اوتوا الکتاب بمعنی کونہ مھتدیا بہ داعیا الی العمل بہ وان لم ینزل علیہ والثانی ان اشرف الانبیاء ھم الذین اوتوا الکتاب فوصف الکل بوصف اشرف الانواع۔ یعنے خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ "میں نے تم کو کتاب دی"۔ اس میں ایک مشکل پیش آتی ہے۔ وہ یہ کہ اس آئت کا مخاطب یا تو انبیاء کو مانا جائے۔ یا ان کی امتوں کو۔ اگر تو یہ کہا جائے کہ اس آئت میں انبیاء مراد ہیں۔ اور ان سے کہا گیا ہے۔ کہ میں نے تم کو کتاب دی (تو یہ کہنا صحیح نہ ہوگا) کیونکہ سوائے چند کے سب انبیاء کو تو کتاب نہیں دی گئی۔

اس شبہ کا جواب دو طرح ہوسکتا ہے۔ اول تو یہ کہا جائے۔ کہ سارے انبیاء کو کتاب دی گئی۔ مگر اس معنی میں کہ وہ اس سے ہدائت حاصل کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ گو وہ ان پر نازل نہیں ہوئی۔ دوسرا یہ جواب بھی ہوسکتا ہے۔ کہ چونکہ بڑے بڑے انبیاء کو کتاب دی گئی۔ اس لئے کہہ دیا کہ سارے انبیاء کو کتاب دی گئی۔ اور ایسا کہنا جائز ہے۔ (تفسیر کبیر زیر آئت بالا)

ان دونوں حوالجات سے ظاہر وباہر ہے کہ ہر نبی یا رسول کے لئے کتاب لانا ضروری نہیں۔ اور نہ ہی شریعت لانا اس کی نبوت ورسالت کا جزو لاینفک ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتے ہیں؟

قرآن کریم سے تو معلوم ہوگیا۔ کہ ہر نبی اور رسول کے لئے نہ کوئی الگ مستقل کتاب لانا ضروری ہے۔ اور نہ کسی شریعت جدید کا لانا۔ اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا فیصلہ ہے۔ ہمارے غیر مبائع دوست آپ کے فیصلہ کو تسلیم کریں یا نہ کریں۔ مگر ہمارے لئے آپ کا ہر فیصلہ حجت ہے۔ غیر مبائع دوستوں نے اپنے لئے کافی گنجائش رکھی ہوئی ہے۔ ذرا آپ کی تحریر مرضی کے خلاف نظر آئی جھٹ کہہ دیا۔ بے شک ہم مسیح موعود کو حکم مانتے ہیں۔ مگر چونکہ آپ کا یہ فیصلہ ہماری نظر میں قرآن کریم وحدیث صحیح کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم اسے قابل قبول نہیں سمجھتے پس چونکہ عوام پیغامی دوستوں کا یہی رویہ ہے۔ الاماشاءاللہ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے دلیل پکڑنے سے میری مراد یہی ہے۔ کہ تا ہمارے عقائد کا اظہار ہو اور نیز یہ ثابت ہو۔ کہ وہ عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے عین مطابق ہیں۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔" نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پھر حضور فرماتے ہیں۔" نبی کا شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دونوں عبارتوں کو پڑھو۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب کے اس خیال کو دیکھو۔ ہر نبی کے لئے شریعت یا احکام جدیدہ لانا ضروری ہے ظاہر ہوجائے گا کہ مولوی صاحب کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کہہ رہے ہیں۔

ہر نبی کی کتاب کے متعلق حضور تحریر کرتے ہیں۔" بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے۔ کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے۔ کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔" (شہادۃ القرآن صفحہ ۴۳)

اسی طرح فرماتے ہیں۔" بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

غیر مبایعین کے عذرات خام

ہمارے غیر مبائع دوستوں میں حیلہ سازی کی عادت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ مثلاً پہلے پوچھیں گے کہ بتاؤ مرزا صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں؟ جب بتایا جائیگا کہ دافع البلاء صفحہ ۱۱ اور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵ وغیرہ میں تو کہدیں گے۔ کہ رسول کا لفظ تو عام ہے۔ رسول اور نبی اور محدث تینوں پر بولا جاسکتا ہے۔ یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب نے اپنے آپکو کہیں نبی کہا ہو۔ جب دکھایا جائیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ "ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) (مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) تو پھر کہدیں گے کہ الفاظ لغوی معنی کے رُو سے استعمال کئے گئے ہیں۔ نہ کہ خدا تعالےٰ کی اصطلاح یا بالفاظ دیگر شرعی اصطلاح کے مطابق۔ اب یہ دکھاؤ کہ حضور نے کہیں یہ لکھا ہو۔ کہ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" جب ان کے اس مطالبہ کو بھی پورا کردیا جانے اور بتایا جائے کہ مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں بعینہٖ یہ الفاظ موجود ہیں تو کھسیانے ہوکر کہدیں گے۔ کہ یہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں استعمال کئے گئے ہیں۔ الحاصل ہمارے ان بارہ صفت دوستوں کا کبھی کوئی ٹھکانا نہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ وہ میرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے چار پیش کردہ حوالوں کے متعلق بھی کہہ دیں۔ کہ یہ لغوی نبی یا محدثین کے متعلق ہیں نہ کہ واقعی انبیاء کے متعلق۔ (دیکھو کتاب ایک غلطی کے ازالہ میں غلط فہمی کا ازالہ صفحہ ۲۶-۲۷ تصنیف سید مدثر شاہ صاحب گیلانی)

سو میں ایسے دوستوں سے عرض کروں گا کہ لغوی نبی یا بالفاظ دیگر آپ کے نزدیک جو محدثین ہیں۔ ان کے لئے تو کتاب لانا ممکن ہی نہیں۔ پس جبکہ وہ کتاب یا شریعت لا ہی نہیں سکتے۔ تو ان کے متعلق ایک "سلطان القلم" کا یہ تحریر کرنا کہ ان کے لئے کتاب یا شریعت لانا ضروری نہیں اور نہ ہی شرط ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے جو واقعی آپ کی شان پر ایک سیاہ دھبہ ہے۔ جس سے آپ پاک ہیں۔ کیا کوئی عقلمند کبھی کہا کرتا ہے۔ کہ فلاں مادر زاد اندھے کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ چاند کو دیکھے۔ میرے محترم جب وہ مادر زاد اندھا ہے۔ تو اس کے متعلق یہ کہنا کہ ضروری نہیں کہ وہ چاند کو دیکھے۔ یہ ایک بے معنی بات ہے یہ تو صرف انہی لوگوں کے متعلق کہا جاسکتا ہے جو بصارت رکھتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ لکھنا کہ صدہا نبی ایسے ہوئے جو کوئی کتاب اپنے ساتھ نہ لائے۔ یا یہ کہ نبی کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ کوئی شریعت لائے صرف انہی انبیاء کے متعلق ہوسکتا ہے۔ جو کتاب یا شریعت لا سکتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library

پس جب کہ آپ کے لغوی نبی یا محدث کے متعلق یہ امکان ہی نہیں کہ وہ کتاب یا شریعت لاسکیں تو تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریرات کو ان پر کس طرح محمول کر سکتے ہو۔

پس یقین جانو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "واقعی انبیاء" کے متعلق یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ کہ ان کے لئے کتاب یا شریعت کا لانا ضروری نہیں۔ نہ کہ محدثین کے متعلق جو کبھی کتاب یا شریعت لا ہی نہیں سکتے۔

نئی شریعت کی ضرورت کب پیش آتی ہے

عقل سلیم بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہمارے اس خیال کو صحیح مانا جائے کہ ہر نبی اور رسول کے لئے شریعت کا نا ضروری نہیں کیونکہ کئی دفعہ ایسا ہوا۔ کہ ایک ہی وقت میں کئی نبی اکٹھے مبعوث کئے گئے۔ اگر ان میں سے ہر ایک شریعت لایا اور دوسرا اس کی تنسیخ و ترمیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ تو یقیناً خدا تعالےٰ کا یہ فعل عبث قرار پائے گا۔ (نعوذ باللہ) کیا یہ ایک لغو بات نہیں کہ ایک شریعت جو ابھی ابھی نازل کی گئی ابھی نافذ تک نہیں ہوئی۔ کہ ایک دوسرے نبی کو اس کے منسوخ کرنے کا حکم دیدیا گیا۔ اگر یہ مضحکہ خیز عمل نہیں تو اور کیا ہے۔

پس یہ امر خدائے حکیم کی طرف منسوب کرنا نہ صرف غیر موزون و نامناسب ہے۔ بلکہ گناہ ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں

"الگ الگ قوموں کی طرف مبعوث ہونے والے اور ایک ہی قوم کی طرف کئی نبی آنے والے الگ الگ وقتوں میں نبی اور ایک ہی وقت میں اکٹھے نبی" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۶۲۶)

بتایئے۔ اس صورت میں ہر نبی شریعت لائے تو کیا خدا تعالےٰ کا یہ فعل عبث نہیں ٹھہرے گا۔ اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے احکام جو امر اور نہی کے متعلق ہوں وہ عبث طور پر نازل نہیں ہوتے بلکہ ضرورت کے مطابق خدا کی نئی شریعت نازل ہوتی ہے۔ یعنی ایسے زمانہ میں نئی شریعت نازل ہوتی ہے۔ جب کہ نوع انسان پہلے زمانہ کی نسبت بدعقیدگی اور بدعملی میں بہت ترقی کر جائے اور پہلی کتاب میں ان کے لئے کافی ہدایتیں نہ ہوں۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۷)

پھر فرماتے ہیں۔

"جس شریعت کو خدا تعالےٰ منسوخ کر دیتا ہے۔ اس شریعت کی پیروی کرنے والوں کے دل ممسوخ ہو جاتے ہیں اور ان میں کوئی باقی نہیں رہتا جس پر تازہ کلام وارد ہو۔ تب وہ کتاب ایک متعفن پانی کی طرح ہو جاتی ہے جس کے ساتھ بہت کیچڑ اور گند مل گیا ہے اور ایسی شریعت سے انسانوں کو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کے ہاتھ میں صرف قصے رہ جاتے ہیں اور آسمان کا تازہ پانی یعنی تازہ کلام الٰہی ان کے پاس نہیں آتا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۱۳-۱۱۴)

اسی طرح ایک تیسری جگہ فرماتے ہیں

یہ ایک سرّ اسرار الٰہیہ میں سے ہے۔ کہ جب کسی رسول یا نبی کی شریعت اس کے فوت ہونے کے بعد بگڑ جاتی ہے۔ اور اس کی اصل تعلیموں اور ہدایتوں کو بدلا کر بے ہودہ اور بے جا باتیں اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ اور ناحق کا جھوٹ افترا کر کے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تمام کفر اور بدکاری کی باتیں اس نبی نے ہی سکھلائی تھیں تو اس نبی کے دل میں ان فسادوں اور تہمتوں کے دور کرنے کے لئے ایک اشد توجہ اور اعلےٰ درجہ کا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تب اس نبی کی روحانیت تقاضا کرتی ہے۔ کہ کوئی قائم مقام اس کا زمین پر پیدا ہو۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلام سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کتنے عرصہ کے بعد شریعت کی ضرورت پیش آتی ہے؟ کم از کم اس سے تو انکار نہیں ہو سکتا کہ صاحب شریعت نبی کی زندگی میں اس کی شریعت میں ہرگز کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں ہو سکتی۔ پس جو نبی ایک ہی وقت میں مبعوث ہوئے ان کے متعلق یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ان میں سے بعض صاحب شریعت تھے تو دوسرے اس شریعت کے تنفیذ میں ان کے ممد تھے۔ چنانچہ علامہ محمد عبدہٗ لکھتے ہیں۔

"فالرسالة كانت لموسىٰ بالاصالة ولهارون بالتبع ليكون وزيراً لا رئيساً وموسىٰ هو الذى اعطى الشريعة (التوراة) وكان هارون مساعداً له على تنفيذها فى بنى اسرائيل"

یعنی موسیٰ علیہ السلام کی رسالت اصلی اور مستقل تھی اور ہارون علیہ السلام کی رسالت اس کی تابع، تاکہ حضرت ہارون علیہ السلام وزیر بنیں نہ کہ رئیس اور موسیٰ علیہ السلام ہی تھے۔ جنہیں شریعت (توریت) عطا کی گئی اور ہارون علیہ السلام اس شریعت کے بنی اسرائیل میں جاری کرنے کے لئے آپ کے معاون و مساعد تھے۔
(تفسیر القرآن الحکیم جلد ۹ صفحہ ۲۲۳ مصری)

پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ قول بھی باطل ثابت ہوا کہ ہر نبی کتاب یا شریعت لاتا ہے

خاکسار محمد صادق مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی چودھویں قسط

خدا کا فضل اور اس کی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ میں نے گذشتہ دنوں میں پانچ تعجب کے عنوان سے جو مضمون لکھا تھا۔ اس سے خدا کے فضل سے خاص بیداری اور خاص توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ قادیان کی مرکزی لجنہ کی سب کمیٹیاں اپنے اجلاس کر رہی ہیں۔ اور ان کی طرف سے امید ہے کہ نو دیگوں کا وعدہ عنقریب موصول ہو جائے گا۔ ذیل میں دیگوں کے وعدہ داروں کی چودھویں قسط کا اعلان کرتا ہوں۔

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنے والے کا نام	تعداد	کس شخص کی طرف سے دی گئی	کیفیت
۵۳	حضرت ام المومنین علیہا السلام	ایک دیگ	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے	ملغ ... وصول شدہ
۵۴	چوہدری محمد شفیع صاحب اوورسیر سرحد	ایک دیگ	اپنے والدین و خاندان کی طرف سے	وعدہ
۵۵	ملک سراج الدین ملک محمد شفیع و ملک عبد الغنی صاحبان سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	ایک دیگ	اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے	وعدہ

اب ۷۵ میں سے صرف اکیس دیگوں کا مطالبہ باقی ہے اور اگر قادیان کی مرکزی لجنہ کا نو دیگوں کا وعدہ جلدی موصول ہو گیا تو صرف بارہ دیگوں کا مطالبہ باقی رہ جاتا ہے اب میں اس چودھویں قسط پر تبصرہ کرتا ہوں۔

(۱) اس میں کسی لجنہ کا حصہ نہیں (۲) صوبہ سرحد میں سے ایک دیگ کا وعدہ چوہدری محمد شفیع صاحب کا ہے۔ وہ گو ملازم صوبہ سرحد میں ہیں مگر رہنے والے قادیان کے ہیں اس لئے صوبہ سرحد خالی ہے۔ (۳) یوپی خاموش ہے۔ (۴) ساری قسط اہل پنجاب کی ہوتی ہے۔ (۵) بنگال و بہار بالکل خالی ہے (۶) مشرقی افریقہ سے ابھی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ (۷) اس قسط میں ایک دیگ حضرت ام المومنین علیہا السلام کی ہے اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے۔ امید ہے کہ ذی مقدرت احمدی دوست اپنی روحانی ماں کے خلف الرشید بنیں گے۔ اب جلسہ سالانہ بالکل قریب آ گیا ہے اس لئے احباب خود ہی توجہ فرمائیں اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔ بالخصوص سکرٹری صاحبان امراء جماعت اور دوسرے عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہمہ تن کوشش فرما دیں۔ مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان کے وعدوں کا میں منتظر ہوں ایک دیگ کی قیمت جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے چالیس روپیہ ہے تمام رقوم بحساب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ... [illegible] ... (ناظر ضیافت)

یورپ میں اشاعتِ اسلام کا سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے

رمضان کا مہینہ ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں خاص طور پر رحمتِ الٰہی کا نزول اور انتشارِ انوارِ روحانیہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں خصوصیت سے قبول فرماتا ہے۔ اس لئے میں تمام فرزندانِ احمدیت سے عاجزانہ درخواست کرونگا۔ کہ جہاں وہ اپنے لئے دُعا کریں۔ وہاں اپنے محبوب آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی درازیٔ عمر کے لئے اور تمام ابناءِ فارس کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز تمام مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نہایت الحاح سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں تبلیغ کی کماحقہٗ توفیق عطا فرمائے اور ان کے کلام اور کاموں میں برکت ڈالے۔ پھر عام لوگوں کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں اور سینوں کو سلسلہ حقہ کی قبولیت کے لئے کھول دے۔

آپ کو معلوم ہے۔ کہ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رؤیا اور کشوف سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یورپ میں اسلام کی اشاعت ہوگی۔ اور صداقت پسند یورپین اسلام قبول کرینگے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ یہ بات محض انسانی کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے غیبی ہاتھ سے ہوگی۔ یورپ کی ظاہری ترقیات اور ان کے عروج و اقبال کو دیکھ کر اور پھر ان مفاسد اور شرور اور فتن دجالیہ پر نظر کرکے ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ یورپ کے لوگوں کا اسلام کو قبول کرنا انسانی کوششوں سے ناممکن ہے۔ یورپ اگرچہ ایک سرسبز اور شاداب علاقہ ہے۔ مگر روحانیت کے لحاظ سے ایک بے آب و گیاہ ریگستان کی طرح ہے۔ جس میں ضلالت و گمراہی الحاد و دہریت کی سموم اور روحانیت سوز آندھیاں چل رہی ہیں۔ عرب اگر اپنی لاعلمی و جہالت کی وجہ سے اخلاقی جرائم میں مبتلا تھے۔ تو یورپ کے لوگ انہی جرائم کو تہذیب و تمدن کا ایک جزو لاینفک۔ اور ضروریاتِ زندگی میں سے قرار دیتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کے سوا گذارہ نہیں۔ پھر انہی حیاسوز باتوں کی اخبارات و رسائل سینما و تھیٹروں کے ذریعہ اس قدر اشاعت کی جاتی ہے۔ کہ کوئی فرد بشر ایسا نہیں ہوتا۔ جس کی نظر سے وہ باتیں اوجھل رہیں۔ شراب اس قدر کثرت سے پی جاتی ہے۔ کہ خدا کی پناہ۔ زنا بالجبر کے سوا زنا کو زنا نہیں سمجھا جاتا۔ عورت و مرد کے مل کر ناچنے کو نہایت قابلِ فخر بات خیال کیا جاتا ہے۔ ایسے ناچ کرنے والے جوڑوں کے اعلانات سے اخبارات کے صفحات بھرے ہوتے ہیں۔ ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے۔ ہر چھ انگریزوں میں سے ایک باقاعدہ ناچ کرنے والا ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ کسی جگہ مدعو ہوتا ہے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ وہ ناچ کو پسند کرتا ہے۔ اور اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ پچھتر لاکھ آدمی ہر روز باقاعدہ ناچ میں شامل ہوتے ہیں۔ لنڈن اور اس کے پراونسز (ضلعوں) میں ۸۰۰ بڑے بڑے ڈانس ہال پائے جاتے ہیں۔ جن میں ہر رات ایک لاکھ ستر ہزار مرد و عورت ناچتے ہیں۔ داخلہ ٹکٹ ایک شلنگ سے لیکر پانچ شلنگ تک ہے۔ اور ہر موسم میں پانچ ملین پونڈ اس پر خرچ آتا ہے۔ اس مضمون کا عنوان اس نے یہ رکھا ہے۔

"Three out of five people who go on holiday ask about the dancing, before they ask about the beach"

یعنی ۳/۵ لوگ جو رخصت منانے جاتے ہیں۔ وہ ساحل سمندر کے متعلق دریافت کرنے سے پہلے ناچ کے متعلق پوچھتے ہیں۔" (ڈیلی ایکسپریس ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء)

اس کے علاوہ تھیٹروں اور شرابخانوں اور سینماؤں میں جو روزانہ حاضری ہوتی ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں تقریباً ہر گھر میں عیش و عشرت اور رقص و طرب کے سامان موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں فرمایا کہ لنڈن اور پیرس کی عورتیں نیم بازاری عورتوں کی طرح پھرتی ہیں۔ لیکن جنگِ عظیم کے بعد جو عورتوں نے برہنگی میں ترقی کی ہے۔ وہ اخبار بین حضرات سے مخفی نہیں ہے۔ ایسی قوم کا جو اپنی حکومت کے نشہ میں مخمور اور اپنی بحری و برّی طاقتوں پر مغرور ہے۔ اور اپنی طرزِ معاشرت۔ اور تہذیب و تمدن پر متفخر ہے۔ ایمان لانا اور اسلام کے احکام پر عمل کرنا ایک عظیم الشان انقلاب کو چاہتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ کے بغیر پیدا ہونا ناممکن ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ان اقوام کی حالت منکشف ہوئی۔ اور ان کی ترقیات اور جاہ و حشم کا آپ کو علم ہوا۔ تو آپ کو غم ہوا۔ کہ یہ قومیں اسلام جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قلبی کیفیت کا نقشہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ فلعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا۔ یعنی اے رسول تو ان کی ہدایت کے لئے اس قدر متفکر ہے۔ گویا تو ان کے لئے غم کے مارے اپنے آپ کو ہلاک کر دینے والا ہے۔ پھر فرمایا وہ دُنیا کی زیب و زینت میں مست اور خدا سے دُور ہیں۔ لیکن جب وہ ایمان نہیں لائینگے تو وہی ان کی ترقیات اور زیب و زینت کے سامان ان کے مایۂ ناز بحری اور برّی بیڑے ان کی تباہی کا موجب ہونگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ رحمان میں ان اقوام کا ذکر کرکے فرمایا ہے۔ یرسل علیکما شواظ من نار و نحاس فلا تنتصران۔ کہ تم پر آگ کا شعلہ اور دھوآں پھینکا جائے گا۔ یعنی توپوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دیگا کیونکہ توپ جب چلتی ہے۔ تو پہلے شعلہ نکلتا ہے پھر دھوآں۔ نیز فرمایا۔ کہ وہ جن چیزوں کو جنت کا سامان سمجھ بیٹھے تھے۔ وہی ان کے لئے جہنم ہوں گی۔ یطوفون بینھا و بین حمیم آن۔ یعنی یا تو وہ جنگ کی جہنم میں پڑے ہوئے ہونگے۔ یعنی آپس میں لڑ رہے ہونگے یا جنگ کی تیاری میں مصروف ہونگے حمیم آن میں ان کی جنگ کے لئے تیاری کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ چنانچہ آجکل یورپین اقوام کی یہی حالت ہے۔ رات دن ہوائی جہاز اور بحری جنگی جہاز اور مشین گنیں بسرعت بنائی جا رہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اعلان فرما دیا۔ کہ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں بستیوں کو گرتے دیکھتا اور شہروں کو ویران پاتا ہوں اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ لیکن جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دلی تڑپ کا نتیجہ آپ کے وقت کی قوموں کے متعلق یہ نکلا۔ کہ بہت سے لوگوں نے ان میں سے ہدایت کو قبول کر لیا۔ اسی طرح موجودہ زمانہ کے لئے آپ نے دلی تڑپ سے جو دعائیں کیں۔ ان کا لازمی طور پر یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ موجودہ زمانہ کی قومیں بھی ایمان لائیں۔

پس دو قومیں تھیں جن کی ہدایت کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قلب گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گرا۔ اور اللہ تعالیٰ سے یہ چاہا۔ کہ وُہ ہدایت پا جائیں۔ ایک قوم عرب تھی۔ چنانچہ ان کے متعلق بھی آپ کی قلبی کیفیت کا نقشہ انہی الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ فلعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین۔ کہ اے رسول تو اس غم سے کہ یہ لوگ کیوں مومن نہیں ہوتے اپنی جان کو ہلاک کر دینے والا ہے۔ اور دوسری قوم اس زمانہ کی تھی۔ اور یہ دونوں قومیں اپنی خاص عادات و اخلاق اور طرزِ معاشرت و فخر و غرور کی وجہ سے ایسی تھیں۔ کہ ان کا ایمان لانا بظاہر محال نظر آتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ کہ انہیں مومن بنانے کا ذریعہ دعا ہے۔ چنانچہ سورۂ کہف کے بعد سورۂ مریم میں سب سے پہلے حضرت یحیےٰ کی پیدائش کا واقعہ ذکر کیا۔ اور پھر اس کے بعد حضرت عیسےٰ کی پیدائش کا۔ اور بتایا۔ کہ جس طرح حضرت زکریا کی بیوی اس قابل نہ تھی۔ کہ ان سے کوئی بچہ پیدا ہو سکے۔ لیکن حضرت زکریا کی اخلاص و سوز سے بھری ہوئی۔ دعا اپنا کام کر گئی۔ اور ہم نے ان کی بیوی سے بانجھ پن کو دور کر دیا۔ اور یحیےٰ

Digitized by Khilafat Library

جیسا نیک فرزند انہیں عطا فرمایا۔ اسی طرح مکہ کی بستی جو ایک بانجھ عورت کے مشابہ تھی۔ جیسا کہ یسعیاہ باب ۵۴ میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا بانجھ پن بھی دعا سے دور ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گنگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو۔ کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ"

(برکات الدعا صفحہ ۶)

لیکن دوسری قوم جسکا نام یاجوج ماجوج اور دجال بتایا گیا ہے۔ ان کے حالات کو دیکھ کر کسی شخص کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ وہ بھی کسی وقت آستانہ الٰہی پر اپنا سر رکھدے گی۔ جیسا کہ حضرت مریم کے متعلق جسکا کوئی خاوند نہ تھا۔ یہ خیال نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کہ ان سے کوئی لڑکا پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ انہیں خوشخبری دی۔ کہ دیکھ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا۔ جو بلا اسباب ظاہریہ محض خدا تعالیٰ کی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہوگا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہوگا۔ چنانچہ مسیح حضرت مریم کے پیٹ سے بلا باپ پیدا ہوئے۔ اس واقعہ کو ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یورپ کی اقوام (جن کا مسیح سے تعلق ہے) اگرچہ بظاہر ان کا ایمان لانا محال اور ناممکن ہے۔ لیکن وہ خدا جس نے مسیح کو مریم کے پیٹ سے بلا باپ پیدا کر دیا۔ اسی طرح ان اقوام کی بھی محض اپنے فضل سے رہنمائی کریگا۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کے دلوں میں آسمان سے القاء کریں گے۔ اور ان کی روحانی پیدائش بلا اسباب ظاہریہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور فضل سے ہوگی۔ تب مغرب سے اسلامی سورج کا طلوع ہوگا اور چونکہ یہ سب باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے وابستہ ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپکی جماعت کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ حتی المقدور تبلیغ اور دعائیں کریں۔ مطابق مشہور مثل انگلی پر خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے کا موقعہ دیا ہے

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست این بہر حالت شود پیدا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے۔ اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے۔ ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے۔ اور بہت سی چمکیں پیدا ہونگی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے۔ کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا۔ یہ سب غلطیاں تھیں۔ سو تم صبر سے دیکھتے رہو۔ کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اور دعا میں لگے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے دعا میں لگے رہنے کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اسی کی طرف میں تمام برادران کی توجہ مبذول کراتے ہوئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ باقاعدہ طور پر یورپ میں اشاعت اسلام کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں نیز حضرت مولوی شیر علی صاحب کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ترجمہ وتفسیر قرآن کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے تا نور فرقاں سے مغرب زدہ تاریک دل منور ہوں:

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

نیشنل لیگ قادیان کا غیر معمولی جلسہ

مقامی پولیس کے افسوسناک رویہ کے خلاف

ضلع گورداسپور کے افسران اعلیٰ سے گزارش

صدر جلسہ کی تقریر

قادیان ۱۶ ر نومبر۔ کل بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مقامی نیشنل لیگ کا جو اجلاس زیر صدارت جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی منعقد ہوا۔ اور جس کی مختصر روئداد اشاعت دیروزہ میں درج کی جا چکی ہے۔ اس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے مولوی عطاء اللہ کے قادیان آنے کے موقعہ پر پولیس کے افسوسناک رویہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے ۱۹۳۴ء سے لے کر اس وقت تک کے ان واقعات کا ذکر کیا۔ جنمیں احرار نے جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز میں اشتعال انگیز حرکات کرتے ہوئے ہمارے جذبات کو مجروح کیا۔ ہر طرح اشتعال دلا کر فساد برپا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن مقامی پولیس نے ہمیشہ تغافل اور سہل انگاری سے کام لیا۔ اور احرار کی کھلم کھلا حمایت کی۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ اس عرصہ میں جس رنگ میں ہمارے مذہبی جذبات کو کچلا جا رہا ہے۔ اس سے کوئی احمدی ناواقف نہیں۔ اور اس کی کیفیت الفضل کے فائل سے معلوم ہوسکتی ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ لیکن پولیس نے اس امر کی ذرہ بھر پروا نہیں کی۔ کہ قادیان احمدیوں کا مقدس مذہبی مرکز ہے۔ اور یہاں احرار کی اشتعال انگیزیاں نہایت خطرناک حالات پر منتج ہوسکتی ہیں۔ پولیس نے اس وقت تک جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ کسی طرح بھی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا اگر یہی حرکات۔ جن کا ارتکاب احرار کی طرف سے قادیان میں کیا گیا۔ ہندوؤں کے کسی مذہبی مقام میں ان کے خلاف کی جاتیں۔ سکھوں کے مذہبی مقام میں ان کے خلاف کی جاتیں۔ یا عیسائیوں کے مذہبی مقام میں ان کے خلاف کی جاتیں۔ تو گورنمنٹ کا قانون فوراً حرکت میں آجاتا اور فتنہ انگیزوں کو فوراً روک دیا جاتا۔ لیکن قادیان میں یہ سب کچھ ہوا۔ مگر حکام کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔

آپ نے بیان کیا۔ کہ آج مولوی عطاء اللہ کے قادیان آکر جلوس مرتب کرنے اور جلوس میں اشتعال انگیز نعرے لگوانے کے متعلق پولیس نے نہ صرف کوئی ایکشن نہیں لیا۔ بلکہ اسے جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کے لئے کھلا چھوڑ دیا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ جماعت کے افراد کے عزم اور استقلال نے مولوی عطاء اللہ کو بدزبانی کرنے سے باز رکھا۔ مگر پولیس نے اپنی طرف سے اس کی بدزبانی کو روکنے اور خالص احمدی آبادی میں جلوس کے نہایت اشتعال انگیز نعروں پر کوئی نوٹس نہیں لیا۔ یہ نہایت ہی قابل اعتراض بات ہے۔ جس کے خلاف ہم زبردست پروٹسٹ کرتے ہیں۔

مولوی ابوالعطاء صاحب کی تقریر

اس کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے حسب ذیل تقریر کی:

حضرات! آج مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے مسجد ارائیاں میں ایک تقریر کی ہے۔ اس تقریر کے لئے احمدی محلوں میں عام منادی بھی کرائی گئی تھی۔ میں نے خود جا کر یہ تقریر سنی۔ آج کے اس اجتماع میں مجھے کچھ تو نفس تقریر کے متعلق اور کچھ اسکے اسباب و نتائج کے متعلق ذکر کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library